بعون صناع حکیم و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
رسالۂ مختصر جامع بیانات اخلاق و تہذیب و سیر مفید خاص و عام سودمند انام معروف بہ
رسالۂ منظوم
ترجمۂ وصایا امام محمد غزالی
رحمہ اللہ
جسکو کمال خوبی سے مولوی عبد الواحد صاحب دہلوی ہیڈ ماسٹر اسکول مقام باریسی نے موزون کیا
مطبع نامی منشی نول کشور میں بخوبی و خوش اسلوبی چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا الٰہی تیرے اوصافِ جمال ہیں ازل سے تا ابد لکھنا محال
ہے یہ ادنیٰ وصف تیری ذات کا صانع و خالق ہے موجودات کا
تخم اول سے بستان جہان بحرِ وحدت نے کیا گوہر عیان
وہ دُرِ یکتا ہے نورِ مصطفےٰ جس سے افلاک و زمین آب و ہوا
آتش و جن و ملائک جانور جملہ حیوان و شجر ہین جلوہ گر
گو کہ ہے ترکیب مولود سہ گان پر شرف انسان کو بخشا بجان
رہنمائی کے لیے ہادی رسل بھیجے بعد اُنکے خلیفہ جزو کل
جنسے ہے اسلام کا پایہ بلند رحمتِ حق اُنپہ تا محشر و چند

سبب نظم کتاب

خاکپائے فخر واجد دہلوی عرض کرتا ہے تمنا سے دلی

ایک عربی مین رسالہ مختصر — جامع اخلاق وتہذیب وسیر
تھا بہت وبحسب بہر فیض عام — ترجمہ اسکا کیا مین نے تمام
نثر مین تھا وہ رسالہ صاف صاف — تھے مطالب اسکے ہر اک واشگاف
پھر کیا احباب نے مجھسے سوال — نظم ہوجاوے تو منت ہی کمال
پڑہون اسکے مضامین بیش وکم — ہووے اصل مدعا اسمین رقم
نظم ہوتا ہی بہت مرغوب جان — شوق سے سنتے ہین سب پیر وجوان
اسلیے منظوم اسکو کر دیا — کوزے مین دریا کو لاکر بھر دیا

آغاز مدعا

لکھتے ہین حضرت امام سالکان — مقتدا ورہبر اہل جہان
کہتے ہین جنکو غزالی خاص وعام — ہر فصاحت جنکی مشہور انام
ایک عالم نے کتابین بے شمار — پڑھکے مولانا سے پوچھا ایکبار
کونسا ہی علم مجھکو سودمند — تاکہ شیطان کا نہو مجھپر گزند
پھر تصوف اور توکل کیا ہی چیز — پیر کے پہچان کی کیا ہی تمیز
چند باتین پوچھکر یہ بھی کہا — مختصر کیجے نصیحت اور دعا
تاکرون شام وسحر اسپر نظر — خاتمہ بالخیر ہو اسطرح پر
تب لکھا حضرت نے اسکے درجواب — اے مرے فرزند جویاے صواب
سب نصیحت ہین حدیثون مین لکھین — اس سے بہتر پند دنیا مین نہین
وہ نصیحت نامۂ خیر الوری — پڑھکے پھر حاجت نصیحت کی ہی کیا
وہ نصائح تمنے جو پائے نہین — تو کتابین تمنے کیا تحصیل کین
ہین یہی آثار قہر کبریا — جو چلے بندہ رہ حرص وہوا
ایک دم جو غافل از طاعت رہے — چاہیے اسکو بہت حسرت رہے

عمر جسکی کٹ گئی چالیس سال — اور نیکی ہون بدی سے پائمال

تو کرے طیاری نار سقر — ہو کے یہ فرمان شہ جن و بشر

اہل دنیا کو یہ کافی ہو وعید — دیکھ لینگے حشر مین قوم پلید

وعظ کہنا تو بہت ہو خوشگوار — پر عمل کرنا ہو مشکل رہگذار

جی مین منہیات کی ہوتی ہو چاہ — ہو یہی مانع پئے قرب الٰہ

علم کا طالب سمجھتا ہو نجات — منحصر تحصیل علم کائنات

فلسفی لوگون کا ہو یہ اعتقاد — جانتے ہین علم کو زاد معاد

بے عمل کے علم سے حجت تو ہی — حق کی بندہ پہ ہو بے شبہہ جلی

کوئی جائے عذر پھر باقی نہین — ہو عمل کے واسطے یہ علم دین

آپ فرماتے ہین فخر دوجہان — علم لاحاصل پڑھا جسنے یہان

روز محشر سخت ہوئیگا عذاب — ہو فقیہ بے عمل سینہ کباب

ایک تھے بغداد مین صوفی عبید — آئے انکے خواب مین اکدن جنید

پوچھا کیسا حال ہو یا شیخ دین — آپ فرمائین تو ہو دل کو یقین

بولے طاعات و عبارات فصیح — رد ہوئے سب میرے اعمال صریح

ظلمت شب کی وہی رکعات چند — ہوگئین مقبول درگاہ بلند

جس سے حق نے فضل مجھپر کر دیا — ہوگیا دروازہ فردوس وا

علم خالی کچھ نہین آتا ہو کام — کام ہوتا ہو عزیز خاص و عام

نظم

جو سپاہی کا ہو جنگل مین گذر — تیغ ہو ساتھ اسکے اور تیر و تبر

شیر کا ناگاہ ہووے سامنا — تو نہ بھاگے تیر برسانے بنا

اسطرح گر یاد ہون مسئلہ ہزار — بے عمل شیطان نہ بھاگے زینہار

دوسری ہے یہ نظیر بے مثال / ہو جسے حاجت صفراوی کمال
جانتا ہو یہ کہ سرکا انگبین / آتش جوہر اسکی صحت کا معین
پس نہو اس علم سے صحت پدید / جب تلک کھاوے نہ اُسکو وہ سعید
الغرض یہ علت عصیان بد / ہو نہ زائل بے عبادات جسد
ہون نہ جب تک کام تیرے سب حسن / نور حق دل مین نہو جلوہ فگن
سعی کرتا ہو تجھے حاصل کمال / مزد بے محنت نہین ہوتی حلال
حق نے قرآن مین ہے یہ فرما دیا / لیس للانسان الا ما سعا
جو کوئی چاہے ملاقات خدا / تو سنے مجموعۂ صدق و صفا
لاکے ایمان ہو جو طاعت پہ مقیم / واسطے اُسکے ہے جنات و نعیم
ہین یہ فرماتے شفیع المذنبین / پانچ ہین ارکان دین مومنین
پہلے ہے تصدیق توحید خدا / بعدہ تصدیق ختم انبیا
دوسرے تعلیم احکام صلوٰۃ / تیسرے ہے صوم اور چارم زکوٰۃ
پانچوان ہے حج بیت اللہ کا / دے جسے دولت خدا لاتے بجا

حکایت

ایک عابد قوم اسرائیل کا / تھا بہت مقبول درگاہ خدا
جب خدا نے جلوۂ حسن عمل / چاہا دکھلانا بہ حکم لم یزل
اک فرشتہ بھیجکر اُس سے کہا / دوزخی تو ہے نکر طاعت سوا
بولا عابد ہون خدا کا مین غلام / دوزخ و جنت سے کیا ہے مجھکو کام
بندہ کو لازم ہے کرنی بندگی / تا نہو پیش خدا شرمندگی
یہ کہا جاکر فرشتہ نے جواب / تب کیا حق نے فرشتون سے خطاب
دیکھو باوصف لئیمی یہ بشر / کھولتا ہے بس نہ طاعت سے کمر

ہم کریں کی صفت سے بالیقین
بے عمل کے علم ہر سودا سے خام
آپ فرماتے ہیں یہ خیر الانام
خیر و شر اعمال کو ہر روزہ تول
کہتے ہیں حضرت حسن بصری امام
ایک کامل کا ہے یہ قول اجمل
پر حقیقت میں نہیں ترک عمل
بوالہوس وہ ہے کہ جنت چاہتا
خواہش فردوس ہے جسکو نہ جور
ہندسہ ہیئت نجوم و نحو و صرف
انہیں کی اوقات جو تو نے خراب
ہیں تن مردم قفس سے طیور
ہے اگر تو مرغ ہے دار بلند
اور اگر تو ہے یہاں مثل دواب
کر سمند نفس کو محنت سے رام
ہیں عبادت کے یہ معنی اے پسر
امر و نہی و قول و فعل مصطفیٰ
جو نہو طاعت بفرمان حجاز
جو نہو تا شرع کے فرمان سے کام
وقت مکروہات میں یہ ہنا نماز
اپنی بیوی سے مزاح اور دل لگی

کیون نہ سمجھیں اسکو فردوس برین
سوچ لے یہ کام کر اپنا تمام
کر حساب نفس دنیا میں تمام
اس حساب چند روزہ کو نہ بھول
خواہش جنت ہے بے طاعت حرام
ہے حقیقت ترک پندار عمل
حق شناسی میں سدا رہ مشتغل
بے ریاضات و عبادات خدا
یہ ہوس ہے طاقت و امکان سے دور
ہیں سراپا تابع الفاظ و حرف
تو قیامت میں بڑا ہوگا عذاب
یا بشکل اصطبل ہے ستور
آشیان تیرا ہے عرش ہفت بلند
اصطبل تیرا ہے دوزخ اور عذاب
ہمت عالی سے منزل کر تمام
پیروی شارع کی کر فی سر بسر
ہیں یہی طاعات مقبول خدا
ہے وہ عصیان گرچہ ہو روزہ نماز
تو نہ توڑے عید کے روزے سے حرام
ہے گناہوں میں سے اے بندہ نواز
مستحب ٹھہرا بفرمان نبی

بیس نماز و روزہ ہین طاعات جب ہو بہ فرمان رسول با ادب
ورنہ چاہیے روزہ ہو چاہیے نماز ہین خلاف شرع کے سب حرص و آز
امت سابق کے اعمال قدیم کر دیے شارع نے رد بے ترس و بیم
ان علوم ظاہری سے راہ راست طے نہ ہوگی ہے خلاف مرضیات
شہوت و حرص ہوا کو چھوڑ کر باندھ محکم طاعت حق پر کمر
ہو تکلم درکار بے گفت و شنید شوق سے بھر نعرہ ہل من مزید
تا شود مغلوب یہ نفس شریر دل نہو انوار حق سے مستنیر
ہے سراپا مطلق دل شہوت پرست چیرہ ہے ہر جب تلک یہ پیل مست
بعض باتیں لکھنے کے لائق نہین وان جو پہونچو گے تو جانو گے یقین
تلخ و شیرین کا مزہ لکھنے سے کب راست آتا ہی بعد رنج و تعب
چکھ سکے شیرین محبت کا سوال تو جواب اسکا نہ دے مرد کمال
مزہ دنیا کی کہنے ہین آتا نہیں لکھنے سے کوئی مزہ پاتا نہین

ضروریات سالک

سالک راہ خدا کو ہی ضرور اعتقاد پاک ہر بدعت سے دور
دوسرے ہی لازمی توبہ نصوح تا نہو زلات سے رد فتوح
تیسرے پہونچا کے سب حق العباد جملہ عالم کو کرے خوشنود و شاد
چوتھے حکم شرع جانے اسقدر تا کہ ممنوعات سے ہو پر حذر
علم باطن سیکھے مقدار نجات عمر تو تھوڑی بہت ہے کائنات
حضرت شبلی نے فیض کبریا چار سو استاد سے حاصل کیا
چار سو استاد سے چالیس سو یاد کین اور سنے حدیثین نو بنو
پھر چنی انپر نگاہ اختصار ایک کی انمین سے پھر کرا اختیار

اولین و آخرین کا علم سب — اسمین ہے موجود جملہ بے طلب
کام کر دنیا کا تا وقت قیام — توشۂ عقبیٰ کو لیتا رہ مدام
حسب حاجت کر عمل بہر کریم — کار دوزخ کر اگر بھائے جحیم
اس حکایت کا یہی حاصل ہے یار — ہے نہین درکار علم بے شمار
سرگروہ اولیا حضرت شقیق — انکے تھے حاتم خلیفہ اور صدیق
ایک دن یہ شیخ نے انسے کہا — کتنی مدت میری صحبت مین رہا
بولے حاتم گذرے ہین تینتیس سال — تب کیا یہ شیخ نے انسے سوال
اسقدر مدت مین تونے کیا پڑھا — فائدہ کیا علم سے حاصل کیا
بولے حاتم آٹھ پائے فائدے — گرچہ سیکھے ہین نے لاکھون قاعدے
شیخ نے باصد تاسف یہ کہا — عمر کھوئی رائگان واحسرتا
ان فوائد کو بیان کر صاف صاف — تاکہ ہو تیری خطا یکسر معاف
بولے حاتم ہے یہ اول فائدہ — اہل دنیا کا یہی ہے قاعدہ
سب کے ہین اک انیس و غمگسار — کوئی تا صحبت کوئی تا مرگ یار
بعد مرنے کے جدا ہوتے ہین سب — قبر کا ساتھی نہین جز خاص رب
مین نے کار خیر کو مونس کیا — تا رفیق گور ہو باصد ضیا
شیخ نے احسنت حاتم کو کہا — فائدہ دوم کی ہے یہ ابتدا
اہل دنیا جملہ باشوق مزید — نفس و آز و حرص کے سب ہین مرید
مشورہ مین نے کیا قرآن سے — حکم ناطق ملگیا فرقان سے
جسنے روکی خواہش از خوف خدا — جنت اسکا ہے مقام دلکشا
نفس کو اپنا کیا فرمان پذیر — طاعت حق مین ہوا آرام گیر
بارک اللہ شیخ نے انسے کہا — یعنی تجھکو دے خدا برکت سوا

فائدہ سوم ہے یہ اہل جہان
اسکا تقویٰ ہے یہ قرآن مین لکھا
جسکو لینا چاہیے عقبیٰ مین بشر
اسلیے اندوختہ اپنا تمام
تا امانت ہو بدرگاہ خدا
شیخ بولے واہ وا حاتم اصم
ہے چہارم فائدہ سنیے بشر
کوئی ہے مغرور مال بیشمار
زور بازو کا کسیکو ہے غرور
متقی ہے محترم پیش خدا
اسلیے تقویٰ کیا مین نے شعار
شیخ حاتم کی یہ سنکر داستان
فائدہ پنجم یہ ہے اہل جہان
اسلیے یہ آیت قرآن ملی
ہو چکی تقسیم ہم سب کی معاش
اسلیے مین نے کیا سب سے ملاپ
سنکے یہ بولے شفیق پاک ذات
ہے چھٹا نکتہ یہ اہل روزگار
اسکی پائی مین نے مصحف سے خبر
ہے نہین اسکے سوا کوئی عدو
اسلیے شیطان سے کی مین نے گریز

دولت و ثروت ہین لیکر شادمان
خرچ ہے جو پاس عابد کر رہا
خرچ کر راہ خدا مین سربسر
کر دیا راہ خدا مین وقف عام
آخرت کی راہ کا ہو بدرقا
خوب ہے قرآن کیا اپنا حکم
اپنے کنبہ پہ ہین نازان مفتخر
کوئی فرزندون پہ کرتا افتخار
کوئی ہے سرگرم خورد و خواب و شور
صاحب تقویٰ ہے سب کا پیشوا
تاکہ ہو اپنا کریمون مین شمار
آفرین احسنت فرمایا بجان
ہین حسد باہمدگر کرتے یہان
ہے حسد باہمدگر بیجا صلی
پیش قسام ازل از نان و آش
حاسدون سے دور تر بھاگا مین آپ
تو نے خبث نفس سے پائی نجات
ایک کو دشمن ہے اک کرتا شمار
ہے عدو شیطان تمہارا سربسر
رہنمائے نار ہے وہ دیو بدو
تا نہو نار جہنم [illegible]

ساقیا ان نکتہ سے ہی یہ اہل جہان — فکر مین روزی کے ہین سر سودہ ان
سعی کرتے ہین پیاپی صبح و شام — کرتے رسوائی سے ہین کسب حرام
اسلیے قرآن مین یہ پایا خطاب — ہے خدا ضامن پر رزق دواب
آپ کو سمجھا مین اک ادنی دواب — ہو گیا مشغول حق عالی جناب
رزق پہونچاتا وہی ہے بے گمان — شبہ و شک سے ملے مجھکو امان
شیخ نے فرمایا اسنکر آفرین — آفرین حاتم ہے تمپر آفرین
ہے لطیفہ آٹھوان جملہ بشر — کرتے ہین سب اعتماد یک دگر
کوئی کاریگر ہے کوئی مال دار — کوئی تاجر ہے کوئی جاگیردار
مشورہ حکم الٰہی سے کیا — مل گیا حکم توکل بر خدا
جو کرے انکو اسنے کفیل — ہے خدا حاجات کا انکے کفیل
شیخ نے حاتم کی سنکر داستان — بولے خوش ہو تجھسے خلاق جہان
مصحف و تورات و انجیل و زبور — ہین انھین چارون فوائد کے تنور
جو کرے آٹھون فوائد پہ عمل — حامل چارون کتب ہے بے دغل
اس حکایت سے ہے یہ امر کبیر — تجھکو حاجت ہے نہین علم کثیر
سالک راہ خدا کو ہے ضرور — پیر ہادی جو کرے بدخلق دور
دل مین بوے تخم اخلاق حسن — خار گمراہی کا ہووے بیخ کن
جسطرح بوتا ہے غلہ کاشتکار — قلبہ رانی کرکے یکسر کشت زار
اینٹ پتھر کھیت سے کرتا ہے دور — بیج بوکر ہو جو سبزہ کا وفور
پانی دیکر کھیت سینچتا ہے خوب — تا ہو سبزہ کو ترقی مثل دوب
اہل دنیا کی ہدایت کو رسول — بھیجے حق نے تاکہ ہو طاعت حصول
جب رسولون نے کیا عزم سفر — چھوڑے نائب تاقیامت راہبر

اسلیے ہر سالک راہ خدا — چاہیے ہو دست بیعت پیشوا
ہین زمانہ مین بہت مکار پیر — دام مین کرتے ہین خلقت کو اسیر
قابل بیعت نہین ہر شیخ وشاب — مت کر اپنی دین وایمان کو خراب
اسلیے لکھتا ہون آثار شیوخ — مرشد صادق سے تا ہوئے رسوخ
عالم وفرزانہ وبینائے نور — حب مال وجاہ سے ہو شیخ دور
جسکی بیعت ہو مسلسل تا رسول — زہد وتقوی کا کرے کھانا قبول
خواب وخور گفتار ہو قدر قلیل — نفع عالم کو ہو وہ مرد جلیل
با نماز و روزہ وصدقہ کثیر — صبر وشکر صدق ہو روشن ضمیر
ہو شناور بحر دریائے سخا — معدن حلم وتوکل باحیا
کبر وبخل وحرص وکینہ سے نفور — غصہ وطول امل سے ہوے دور
ہو تکلف اور تعصب سے جدا — خازن اسرار علم مصطفےؐ
ایسے شیخ وقت کی بیعت کرے — آسکے امر ونہی کی طاعت کرے
ایسے مرشد کی کرے خدمت بہم — باطن وظاہر مین رکھے محترم
احترام ظاہری یہ ہے مدام — محنت وانکار سے رکھے نہ کام
گو کہ ظاہر مین خطا کا ہو گمان — پہ ادب مرشد کا رکھے ہر زبان
احترام باطنی اسکا ہے نام — منکر ظاہر نہو دل سے مدام
گر نہو باطن مین اسکا سینہ صاف — ہین یہ آثار منافق بخلاف
آگے مرشد کے مصلےٰ مت بچھا — پر امامت کو مصلا بھی روا
چھوڑ نفلون کو مشائخ کے حضور — حکم ہے آنکے قدم رکھو بالضرور
پیش مرشد ہے نہین سجدہ روا — سجدہ ہے مخصوص درگاہ خدا
جو مجوز ہو شریعت کے خلاف — ہے نہین وہ شیخ ہے زندیق صاف

ہے یہی واجب سیاست نفس کی | تا رفیق بد سے ہو آزادگی
یعنی ہو وے شیطنت ہو دل سے دور | طاعت حق مین نہو ہرگز فتور
ساتوین کرتا ہے سالک ارجمند | دولت و ثروت سے درویشی پسند
حب دنیا کا نہین جس جا نشان | اسکو حاصل ہے بہار بوستان
ترک دنیا سے فقط یہ ہے مراد | دل رہے ہر وقت ذکر حق مین شاد
واجبات ہشتگانہ کا بیان | مرد حق بین کے لیے ہے قوت جان

تصوف

ہے تصوف صرف دو چیزون کا نام | راستی با حق نکوئی با انام
حکم حق پہ آرزو کرنا نثار | راست بازی با خدا کا ہے شعار
خیرخواہ خلق کا یہ ہے نشان | جو کرے کار خلائق کو بجان
اپنی حاجت کو پس حاجات غیر | جو کہ برلاوے وہ ہے صوفی دہر
جب خلاف شرع ہو انکی مراد | تو نہو راضی کبھی صوفی نژاد

بندگی

بندگی ہے تین چیزون سے مراد | ہو کے تقدیر خداوندی سے شاد
لاوے احکام شریعت کو بجا | مرضی حق عین ہو اسکی رضا

توکل

ہین توکل کے یہ معنی آشکار | وعدہ حق کو سمجھنا استوار
ہے تری تقدیر مین جو کچھ لکھا | تجھکو پہونچاوے بہر صورت خدا
منع اسکو کر نہین سکتا کوئی | جس قدر چاہے کرے سعی جلی
جو نہین تقدیر مین تیری قسم | مل نہین سکتا بصد جہد اتم
کام جو بندہ کرے بہر خدا | دل نہو مائل سوئے مدح و ہجا

چپ کیے اُسکو جب اخلقت تمام
ہو یہی تعریف اخلاص عمل
جو عمل ہو بیچ خاص و عام
جانتا مخلوق کو با اقتدار
اسلیے کرتا ہون اک نغز رقم
اہل عالم مثل دیوار و حجر
ہو خلائق تابع رب العباد
جب تلک تو خلق کو قادر کہے
آٹھ چیزون پر نصیحت ہی تمام
کیون کہ ہین آفات اسکے صد ہزار
کینہ و بغض و عداوت کا شجر
جو کسی مسئلہ مین ہو حجت عیان
اس ارادے کے نقیض وہ ہین نشان
حق طرف ثانی کی جانب ہو عیان
جب مخاطب بے سبب حجت کرے
تو نکر تقریر اس سے نہ بہانے
معنی باریک سے کرتا سوال
الغرض دنیا سوالون کا جواب
کیون کہ جاہل جملہ ہین رنجور وار
ہی یہ دستور طبیب پختہ کار
اُسکی بیماری کی کرتا ہی دوا

ہو نہ پژمردہ دل اُسکا مستدام
شاد ہو تجھسے خدا اسکے لم یزل
کہتے ہین اُسکو ریا سب نیکنام
اس سے توبہ ریا ہی بے شمار
جس سے ہو مخل ریا کا سب قلم
سب اثر ہین خالی از نفع و ضرر
رنج و راحت دے نہین سکتا جہان
جانتا ہی تو ریا کا ہی مرید
بحث و حجت سے حذر کرنا مدام
نفع سے اسمین ضرر ہی بیشمار
ہی انہین تخمون سے ہوتا بارور
اور ہو اظہار حق مقصود دان
بحث تنہائی مین کرنا درمیان
یا شرع جانب نہو دل پر گران
اور حق تو جانتے ہو تیرے سرکے
وحشت اسکا ہی ثمر انجام کار
ہی معالج سے بتانا سقم حال
ہی مدادا سے مرض کا اجتناب
اور عالم ہین طبیب پختہ کار
بوسے صحت جسمین پاتے آشکار
تاکہ بدنامی نہو صبح و مسا

اور جہان ایسا مرض غالب ہوا
ایسے بیمار دن سے کرنا ہی گریز
جہل کی علت کے ہین اقسام چار
ایک صورت ہی فقط صحت پذیر
قسم اول حاسدون کا ہی سوال
کیسی ہی تقریر ہووے دلپذیر
پر عداوت کی ہی امید شفا
دوسرے کرنا حماقت کا سوال
ہی یہی قول مسیح مقتدا
جسکے میزان نقص سمجھے کمال
تیسرے سائل اگر ہووے غبی
آپ فرماتے ہین یہ خیر البشر
بشر کی فہم کے لائق جواب
جسکے سننے کی نہین رکھتا ہی تاب
چوتھے ہی سائل ذکی اور ہوشمند
حرص جاہ و مال و شہوت سے جدا
سائل ایسا ہو تو واجب ہی جواب
کھول تو وعظ و نصیحت سے کمر
حق نے فرمایا ہی عیسیٰ کو یہ پند
کر نصیحت نفس کو اپنے شتاب
ورنہ مجھسے شرم کر تا ہر زمان

یک قلم ساقط ہی امید شفا
تا نہو باغ طبیبی برگ ریز
تین مین صحت نہین ہی زینہار
اُسکی ہی تدبیر کرنی ناگزیر
اُسکی صحت ہی یقین امر محال
پھر نہو معقول حاسد خشم گیر
پر حسد ہی ایک علت لا دوا
تو جواب اُسکا نہ دے مرد کمال
مردہ سے مشکل ہی احمق کی دوا
عالمون سے پوچھے گوناگون سوال
تو جواب اُسکا نہ دے مرد ذکی
ہم گروہ انبیا ہین باخبر
دیتے ہین تا ہو نہ اُسکو اضطراب
خود نہین پڑھتے ہین وہ حرف کتاب
ہو نہ مغلوب الغضب اور خود پسند
ہو بلا طمع سکے جویاے رضا
درگزر کرتا ہی امر ناصواب
ورنہ خود غافل ہوا سپر پیشہ
یا در کھو اے صاحب بخت بلند
قوم کو پھر وعظ سے کر فیضیاب
دیکھتا ہون آشکارا دو جہان

وعظ کہنے مین اگر ہو مبتلا
تو تکلف کو نہ رکھو اسمین روا

خالی ہو رمز و اشارت سے کلام
نظم شعر و نکا نہو وے التزام

جب تکلف حد سے ہوتا ہی سوا
دل مین ہوتی ہی بہت حرص و ہوا

اخروی عقبات کا کرنا بیان
دیکھے تقصیر عبادت کا نشان

اور میزان و قیامت پل صراط
خلق کو سمجھائے بس احتیاط

عمر گذری کا عیان کرنا حساب
جان کنی اور قبر مین دینا جواب

تا عیوب نفس ہون پیش نظر
صورت آئینہ کردے باخبر

ہون کنارہ کش گناہون سے تمام
نفس کے گھوڑے کو اپنے ہون لگام

عمر ماضی کی تلافی کا خیال
عمر باقی مین کرین فرخندہ حال

وعظ جو ایسا نہین وہ ہی وبال
واعظ و سامع ہین سب شیطان کے جال

تیسرے مت کر امیرون کو سلام
دور رہ انکی رفاقت سے مدام

اسمین آفات اور صدہا ہین گزند
بات یہ آتی ہی سالک کو پسند

ہو امیرون سے اگر ملنا ضرور
ترک رحمت چاہیے انکے حضور

اور نہ کر ظالم کے جینے کی دعا
ورنہ ہوگا مورد قہر خدا

چوتھے انکی نذر کچھ لینا نہ مال
گو کہ دیوین تجھکو از وجہ حلال

ہو مروت سے ترا تقوی خراب
ہو ملوث پندارون مین ظالم کے حساب

ہی یہی ادنی نشان ترک دین
دوست سمجھے گا تو اسکو بالیقین

پھر کریگا دوست کے حق مین دعا
عمر و جاہ و مال کی چاہے بقا

بعض کو شیطان یہ دیتا ہی پیام
نقد لیکر دے فقیرون کو تمام

وہ کریگا خرچ در فسق و فجور
تو کریگا صرف نیکی مین ضرور

اسطرح خونریزی عالم تمام
کی ہی شیطان نے سمجھ انکا نام

کام جو چاہے کرے بہر خدا / اسمین لازم ہی خیال اتنا ذرا
ساتھ تیرے جو کرے تیرا غلام / تو پسند آوے تجھے وہ لاکلام
بندگی ایسی ہو درگاہ خدا / جاننا مقبول ہی بہر رضا
ہو ترا بندہ ترے زر کا خرید / ہو مجازی نسبت مولا عبید
در حقیقت تو خدا کا ہی غلام / جان و مال اسکا دیا ہو دام دام
ہر شخص کے ساتھ یون برتاو کر / جو عوض اسکا کرین پیش نظر
تو نہ آنے تیرے چہرہ پہ شکن / دوستی کا مہر ہو پہ تو فگن
تیسرے وہ علم رکھو پیش نظر / جس سے ہو انجام تیرا خوب تر
سات دن کی ہو تجھے رخصت تمام / جلد سامان سفر کر انصرام
دل سے اخلاق ذمیمہ کو نکال / اور مراقب ہو بحب ذو الجلال
ایک کلمہ پہ نصیحت ہی تمام / تجھکو سمجھاتا ہون ای عالی مقام
جو خبر دیوین کہ شاہ کامران / دیکھنے کو تیرے آویگا یہان
مہلت اسکی ہفتہ سے زائد ہی کہان / ہو یہی وقت صفائے جسم و جان
اپنی شخص پاکیزہ قصر باصفا / ہو مہیا جملہ سامان ضیا
دل یہان ہو قصر شاہی سے مراد / اسکو رکھ آراستہ ای خوش نہاد
جب مسلمانون پہ ہی یہ فرض عین / اور ہین فرض کفایہ عین غین
چوتھے کھانے کا ذخیرہ جنس و مال / سال سے زائد نہ رکھ بہر عیال
واسطے ازواج کے خیر الوریٰ / روزی یکسالہ رکھتے تھے سدا
عائشہ صدیقہ بنت یار غار / انکا دائم تھا توکل پہ مدار
تھا نہین قوت یکسالہ نہ روز / تھی غذائے دردنام جان فروز
روز آدینہ جمادی الثانیہ / بست و ہفتم پہ ہوا ہی خاتمہ

ہین ہزار و دو صد و اٹھانوے ۱۲۹۸	سال ہجری از رسول نیک پے
یا الٰہی عفو کر میرے گناہ	دے مجھے طاعت کی اپنی پیشگاہ
واحد ابس کر کہ ہے ختم کتاب	خاتمہ بالخیر ہو روز حساب

خاتمة الطبع

خدا کا شکر ہے کہ ان دنون مین رسالہ لاجواب عجائب فیض انتخاب جو مالا مال فوائد لطیفہ عوائد وصایائے اخلاق و تہذیب سے بھرا ہے عربی سے نظم اردو کے قالب مین آیا ہے کمال مفید عام ہے بہت سودمند انام ہے کار آمد ادانی و اعالی موسوم بہ رسالہ ترجمہ وصایائے امام محمد غزالی ہے جسکو نہایت موزونی و خوش بیانی سے سخن آرائے معنی آشنا مولوی عبدالواحد صاحب متخلص واحد ہیڈ ماسٹر اسکول مقام باڑی نے تصنیف فرمایا کوزے مین دریا لاکر بھر دیا واسطے اشاعت علم اخلاق کے مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین باہ اپریل ۱۸۸۲ء مطابق ماہ جمادی الآخر ۱۲۹۹ھ ہجری کرسی نشین انطباع ہوا جناب احدیت مقبول اہل عالم فرماوے بمنہ و کرمہ